بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **22** /جنوری 2014ء بمطابق / **20** ربیع الاوّل 1435 ہجری بروز بُدھ بوقت صبح 11 بجکر 55 منٹ پر زیرِ صدارت جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿ پارہ نمبر ۲۱ سورۃ الرُّوم آیت نمبر ۱۷ تا ۱۹ ﴾

ترجمہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ سو پاک اللہ کی یاد کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور اُسکی خوبی ہے آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے وقت اور جب دوپہر ہو۔ نکالتا ہے زندہ کو مُردہ سے اور نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اُسکے مرنے کے بعد اور اِس طرح تُم نکالے جاؤ گے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ۔

جناب اسپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔زیارتوال صاحب! میرا خیال ہے دُعا کرلیں پچھلی شام کو جو سانحہ ہوا ہے، مستونگ والا بھی اور آج صبح لیویز کے اہلکار بھی شہید ہوگئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات): کل کا سانحہ اور آج پھر ہماری لیویز کے آٹھ بندے مارے گئے ہیں تو اس کیلئے request ہے کہ ان تمام کے لئے مغفرت کی دُعا کی جائے۔

جناب اسپیکر: وہ بھی اپنی، کہتے ہیں ناں ادائیگی کام کی ہوتی ہے ذمہ داری اُسی میں شہید ہوگئے ہیں۔ جی مولانا صاحب! دُعا پڑھیں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات ۔میر حمل کلمتی صاحب سوال نمبر 21 سوال کنندہ ہے نہ وزیر صاحب اس کو defer کیا جاتا ہے۔حاجی گل محمد دُمڑ صاحب نہیں ہیں اسلام آباد سے نہیں لوٹے اسکو بھی defer کیا جاتا ہے۔پھر میر حمل کلمتی کا سوال نمبر 22 ہے، محکمہ ڈویلپمنٹ سے وہ نہیں ہیں defer کیا جاتا ہے۔پھر اُنکا سوال نمبر 23 ہے منصوبہ بندی وترقیات سے وزیر صاحب موجود ہیں لیکن سوال کرنے والا نہیں ہے اس کو بھی defer کرلیتے ہیں۔مُفتی گُلاب صاحب کا سوال نمبر 68 وہ موجود نہیں ہیں defer کرلیتے ہیں۔زمرک خان کا سوال ہے 78۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر زراعت وکوآپریٹوز): جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! اراکین جو سوالات کرتے ہیں مختلف محکموں سے آپکو پتا ہے کہ ایک ایک سوال کا جواب بنانے میں کتنے دن لگتے ہیں جب جوابات آتے ہیں ہم table کرتے ہیں تو اُس دن وہ نہیں آتے۔یہ آج کا نہیں شروع دن سے یہ practice چلی آرہی ہے اس سے ہمارے افسروں کا اِتنا time ضائع ہوتا ہے۔سوال کرتے ہیں کہ 2008ء سے لیکر 2013ء تک کتنے لوگ appoint ہوئے اُنکے نام، ولدیت اور جائے سکونت کی ڈسٹرکٹ وائز تفصیل دی جائے؟ اِن پر کتنی خواری ہوتی ہے آپکو پتا ہے مختلف ڈسٹرکٹوں سے نام منگوانا اُنکو چھاپنا اور آپکے پاس لے آنا اور وہ نہیں آتے ہیں۔جب وہ نہیں آتے ہیں تو پھر آئندہ اس طرح کے سوالات تو نہ کریں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپکی بات صحیح ہے شروع دن سے، جب اختر جان مینگل کے سوالات آئے

تھےتو قائدایوان نے خودکہا کہ جی defer کردیں وہ موجودنہیں ہیں تو اُسی policy کوسامنے رکھ رہے ہیں۔ زیارتوال صاحب! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایک میٹنگ convene کریں جس میں قائد حزبِ اختلاف اور پارٹی لیڈرز بھی ہوں اور آپ یہ طے کریں کہ جوممبر غیر حاضر ہوا اُسکی on his behalf کی آپ اجازت دینگے یانہیں۔ایک روایت تو ہے on his behalf کی۔اور دوسرا اِتنی محنت ہے پانچ پانچ سال کی، جیسا کہ سردار صاحب نے کہا کہ اُنہوں نے جوسوال کیے ہیں postings/appointments کے ناں یہ سوالات پچھلی گرمیوں کے ہیں۔تو محکمہ اتنی محنت کر کے بھیجتا ہے دونوں چیزوں کو آپ مدنظر رکھیں، محنت کی کاوشوں کوبھی اور ذمہ داری کوبھی ایم پی اے صاحب سوال کنندہ کی جو ذمہ داری ہوتی ہے۔سوال کرنا ایم پی اے کا حق ہے اور وزیر صاحب کو جواب دینا ہوتا ہے روایت کے مطابق یہ سب چیزیں سامنے رکھ کے policy آپ طے کریں اِس ہاؤس کی ایک اسپیشل کمیٹی form کرتے ہیں اس میں قائد ایوان ،قائد حزبِ اختلاف اور قانون و پارلیمانی امور کے وزیر بیٹھ جائیں آپ طے کر کے اور اسی اجلاس کے دوران، اجلاس کے prorouge ہونے سے پہلے آپ یہ policy وضع کرادیں یہ آپ سے گزارش ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی جی۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: گزارش یہ ہے جیسے سردار صاحب نے فرمایا کہ on his behalf۔تو ٹھیک ہے لیکن جب جواب تیار ہوگیا تو متعلقہ ممبر جوسوال کرتا ہے اس کی غیر موجودگی میں جب وہ defer ہوجاتا ہے تو جواب تو اسکا تیار ہے اسمیں محکمے کو مزید محنت کرنے کی ضرورت نہیں یہ آپکی property بن جاتا ہے اور آپ اسکو next session میں لے جاتے ہیں میرے خیال میں اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! میں نے یہی کہا کہ پہلے دن وزیر اعلیٰ صاحب نے خود کہا تھا کہ defer کردیں اُسی کے مطابق۔لیکن میری خواہش یہ ہے کہ اتنی محنت کے بعد جب محکمے جوابات بھیجتے ہیں اگر ممبر نہیں آتے تو اُن سوالات کو property of the House بنادیتے ہیں پھر جوقوانین کہتے ہیں اُسکے مطابق۔ جی سردار اسلم صاحب۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: سوال کنندگان کے جوسوال ہیں اُنکے جوابات تو ہم لکھ کے بھیجتے ہیں لیکن بعد میں کسی محکمے کے حوالے سے جو وہ ضمنی سوالات کرتے ہیں اُسکا ہونا بھی ضروری ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ آیندہ پھر یہ سوالات جس طرح سردار صاحب نے فرمایا کہ سوالات کے جواب تو اسمبلی میں آگئے ہیں تو یہ جوابات انکو دے

دیں، پھر اُنکو حق نہیں ہے کہ وہ آ کے اسمبلی میں پھر ہم سے ضمنی سوالات کریں جبکہ وہ آتے ہی نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: بالکل آپکی بات دُرست ہے۔

وزیر زراعت وکوآپریٹوز: ابھی کی بات ہے میں اپوزیشن کی بات نہیں کرتا over all اسمبلی میں، تین دفعہ میں اسمبلی ممبر منتخب ہو چکا ہوں ہم یہی practice کر رہے ہیں، جب بھی سوال کرتے ہیں، سوال کا جواب جب آتا ہے اُس دن وہ نہیں ہوتے۔ آپ لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، آپ ہم سے پوچھ رہے ہیں ہمارے جواب بھی سنیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔ زیارتوال صاحب! جو میں نے آپ سے گزارش کی اس policy کا تعین کریں پارلیمانی لیڈرز اور اپوزیشن لیڈر سب کو بٹھائیں اور فیصلہ کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور، پراسیکیوشن واطلاعات: شکریہ جناب اسپیکر۔ exactly بات یہ ہے جہاں تک اصول اور ترتیب کا سوال ہے، وہ گورنمنٹ کی جانب سے، جو سوال کیے جاتے ہیں، گورنمنٹ کی جانب سے اگر متعلقہ وزیر نہیں ہے اور اُس نے باقاعدہ اسمبلی کو اجازت نامہ بھیجا ہو، تو اُسکی behalf پر کوئی بھی منسٹر جس کو وہ depute کرے وہ اسکا جواب دے سکتا ہے۔ اب تو یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے سارے دوست ارباب ظاہر کاسی والے معاملے میں اسلام آباد گئے ہوئے ہیں ابھی تک نہیں لوٹے ہیں تو اس حوالے سے میں اس پر کچھ نہیں کہتا relaxation آپ دے رہے ہیں بس ٹھیک ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ سوال کنندہ اور جواب دہندہ دونوں کی حاضری must ہے۔ جب ہمارے دوست لوٹیں گے تو انشاءاللہ وتعالیٰ جس طریقے سے آپ فرما رہے ہیں اس کیلئے policy بنا دیں گے اور اُسکے مطابق ایوان کو چلائیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: زیارتوال صاحب! اُس میں ایک اور گزارش بھی کرونگا کہ ہر سوال پر ایک سپلیمنٹری یا دو یا تین اس سے زیادہ نہ ہو یہ بھی آپ تعین کر کے اُس policy میں بتائیں پارلیمانی لیڈرز اور اپوزیشن لیڈر سب کو اکھٹے کریں۔ آپ جس چیز کا تعین کرینگے پھر وہ کنونشن بن جائیگا اور پارلیمنٹ اُسی کو follow کریگی۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات، جی ڈی اے، بی سی ڈی اے، بی ڈی اے، کیو ڈی اے): جناب اسپیکر! میں سردار صاحب کو second کرونگا جب اِتنی محنت کی ہے پھر اپوزیشن کے لوگ بیٹھے ہیں متعلقہ منسٹر صاحبان بھی حاضر ہیں تو اُنکو on behalf کر دیں یعنی اسکی جگہ بیشک سوال کریں اپوزیشن بھی تو وہی کرتی ہے written جواب تو آ ہی جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی آ گئے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات، جی ڈی اے، بی سی ڈی اے، بی ڈی اے، کیو ڈی اے: تو کچھ آسان کردیں ہمارے لئے بھی اوران کیلئے بھی۔

جناب اسپیکر: ہمارے قائد ایوان اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈرز جو policy بنائیں گے اُسی کو ہی یہ ہاؤس follow کریگا جیسے وہ چاہیں گے وہی ہوگا اور سپلیمنٹری کی حد بھی مقرر کرینگے کہ ایک سوال پر دو سپلیمنٹریاں یا تین پوچھے جاسکتے ہیں۔تو یہ جتنے بھی سوالات ہیں انکو ہم کردیتے ہیں for the time being جب تک کہ قائد ایوان آجائیں ان کو defer کرکے پھر دوبارہ اس کارروائی میں ڈال دیں گے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: جناب طاہر محمود صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس سے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد خان شاہوانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہیں انہوں نے اسمبلی کے رواں اجلاس مورخہ 21,22,25 /جنوری 2014ء کے اجلاسوں میں شرکت کرنے سے قاصر ہونے کی بنا رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: ویسے بڑے ایوانوں میں اصول یہ ہوتا ہے جو کابینہ کا حصہ ہیں وہ مطلع کرتے ہیں کہ وہ انہیں سرکاری دورے پر باہر جانا ہے اپنے C.M اور پارلیمانی امور کے منسٹر کو بھی اطلاع دیتے ہیں اصول یہ ہوتا ہے وہ پھر ہمارا حصہ بنتے ہیں۔لیکن روایت ہماری رخصت کی ہے تو کیا اُنکی رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے کوئٹہ سے باہر جانے کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید محمد رضا صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی گُل محمد دمڑ صاحب نے نجی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ complete ہو گیا۔ ابھی جی on behalf وزیر تعلیم۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کے وزیر بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا بل پیش کریں۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں وزیر تعلیم کی جانب سے بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2014ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2014ء) پیش ہوا۔ وزیر تعلیم صاحب! اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات: میں وزیر تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ بلوچستان کی مقامی زبانوں کا پرائمری سطح کی تعلیم میں اضافی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2014ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2014ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔ جی قرارداد نمبر 18 شیخ جعفر خان مندوخیل کی ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا قرارداد نمبر 18 پیش نہیں ہوئی۔ جی قرارداد نمبر 19 پر آجائیں، سردار مصطفیٰ خان ترین صوبائی

وزیر، عبدالمجید خان اچکزئی صاحب، منظور احمد کاکڑ صاحب، نصراللہ زیرے صاحب، آغا سید لیاقت علی صاحب، سید محمد رضا آغا، حاجی عبدالمالک کاکڑ صاحب، مولوی معاذ اللہ موسیٰ خیل اور مُفتی گُلاب خان، اراکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 19 پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 19

آغا سیّد لیاقت علی: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ ہرگاہ کہ معزز اراکین قومی اسمبلی و سینٹر صاحبان کو عرصہ پانچ سال کیلئے blue passport جاری کیا جاتا ہے جبکہ صوبائی اسمبلی کے اراکین مذکورہ سہولت سے محروم ہیں۔ جبکہ عوامی نمائندگان کی حیثیت سے انکا بنیادی حق ہے تاکہ بین الاقوامی دوروں کیلئے ویزوں کے اجرا میں آسانی ہو۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اراکین کو بھی blue passport اجرا کا استحقاق دینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 19 پیش ہوئی۔ آپ میں سے کوئی اس پر دلائل دیں۔

آغا سیّد لیاقت علی: جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ اس ملک میں ایک رواج تھا یا رائج تھا یا قانون تھا کہ قومی اسمبلی کے تمام منسٹرز اور سینیٹرز کو blue passport جاری کیا جاتا ہے صوبائی اسمبلی کے ممبران گزشتہ دس سال سے بلوچستان میں چونکہ تمام کے تمام ممبران جتنے بھی تھے وہ سارے منسٹرز تھے اسلئے انکو یہ ضرورت پیش نہیں آتی تھی اور وہ منسٹرز کی حیثیت سے blue passport حاصل کرلیا کرتے تھے بلکہ کچھ منسٹروں نے اسمیں سے دس سال کیلئے یہ پاسپورٹ opportunity avail کی تھی جناب اسپیکر صاحب! اس دفعہ اٹھارھویں ترمیم کے آنے کی وجہ سے ہمارے منسٹر اور مشیر جو تقریباً تئیس چوبیس کے قریب ہیں بشمول آپ کے اور چیف منسٹر کے، جناب! جو باقی ممبران ہیں وہ بھی صوبائی اسمبلی کے ممبران اور پبلک کے نمائندے ہیں پبلک نے انکو ووٹ دے کر منتخب کیا ہے ان کا بھی right بنتا ہے انہوں نے بھی مختلف کاموں مختلف دوروں پر گوکہ وہ اپنی جیب سے یہ اخراجات کرینگے انہیں جانا ہوتا ہے تو اس کیلئے آپکو پتا ہے کہ پاکستان کے green passport کا value ہے لیکن پچیس، پچیس دن تک اس کے فارم ہمیں نہیں ملتے پھر اسکے بعد جناب! مختلف Embassies میں انٹرویوز ہوتے ہیں پھر دس دفعہ وہ کال کرتے ہیں اور سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ یورپی یونین کونسل یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ، یوکے اور کچھ دوسرے ممالک ہیں وہ ڈائریکٹ ہمیں اپنے Embassies میں جانے بھی نہیں دیتے کہتے ہیں کہ جی آپ فیڈکس کے ذریعے یا کوئی اور ایجنسی جو انہوں نے مقرر کی ہوئی ہے اس کے ذریعے ہم سے رجوع کریں۔ جناب اسپیکر! فیڈکس کا آپ کو بھی

شاید پتا ہوگا جب ہم وہاں جاتے ہیں تو پانچ دن تک ہمیں اس کی لائن نہیں ملتی اور وہ پیسے ہم پر چارج کئے جاتے ہیں جب ہم انکو contact کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ''Line is busy'' اور پیسے ہم سے چارج ہوتے رہتے ہیں وہ صرف اس لئے کہ اپنے پیسے چارج کرنے کیلئے فی منٹ چارجز پچیس روپے ہیں اور باقی کمپنیوں کا۔ تو محترم! میری اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ہم صوبائی اسمبلی کے ممبران ہیں ہمیں بھی یہ rights ملنے چاہئیں ہمیں بھی blue passport جاری کیا جائے تاکہ ہمیں ویزوں میں آسانی رہے اور کم سے کم ہم جس ملک کے بھی دورے پر بھی جائیں وہاں ہمیں ایک political treatment مل جائے۔ تو جناب! میری آپ سے یہ گزارش ہے آپ وزیراعلیٰ بلوچستان بھی رہے ہیں اور سینٹ میں بھی رہے ہیں آپکو بڑا اچھا تجربہ ہے کہ مہربانی کر کے گورنمنٹ سے کہیں کہ یہ مسئلہ سنٹرل گورنمنٹ میں اُٹھائے اور تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو blue passport جاری کیا جائے تاکہ ہمیں اپنے علاج اور دوسرے کاموں کے سلسلے میں کوئی دقت نہ ہو اور ہمیں ویزے صحیح طریقے مل سکیں، بڑی مہربانی جناب۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی، اس سے پہلے کہ Floor مولانا موسیٰ خیل صاحب کے حوالے کروں بڑی دلچسپ چیز ہوئی ہم سینیٹ میں Blue Passports اور دوسری مراعات وی آئی پی لاؤنجز اور کارڈ کیلئے بل پیش کیا ایم کیو ایم کے سینیٹر احمد علی صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین تھے انہوں نے جلدی سے اپنا پاسپورٹ کروالیا لیکن اپنی گھر والی کا بھول گیا تو وہاں نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں جو مرد سنیٹرز ہیں یا female وہ خود اپنا بنوا سکتی ہیں لیکن اپنے میاں کا Blue Passports نہیں بنوا سکتیں اور اس میں علاج ومعالجے کیلئے وہ بھول گئے تو میں نے احمد علی صاحب سے کہا آپ اپنی گھر والی کو وقت سے پہلے اللہ کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں یہ آپ کیوں بھول گئے تو انہوں نے کہا بس جلدی میں ہوگیا تو اب بھی جو کارروائی کرینگے چوہدری نثار بتا سکتے ہیں یا نہیں وہ زیارتوال ہی مجھے بتا سکتے ہیں بڑے طریقے سے اسکو approach کرنا پڑیگا لیکن ہر پارلیمنٹیرین کا حق ہے ہماری بیورکریسی کو یہ ذہن نشین کرنا پڑیگا کہ پارلیمنٹ کے ٹوٹل 1174 لوگ ہیں مرد وخواتین انکو Blue Passport ملنا چاہیے یہ پارلیمنٹیرین کی عزت ہے انکا مقام ہے اب پارلیمنٹری سسٹم آگیا وہ دور چلا گیا کہ لائنوں میں کھڑا کرتے تھے، پارلیمنٹیرین کی عزت آپ اور ہم نے بنانی ہے یہ تھوڑا سا واقعہ آپکو میں نے بتا دیا، موسیٰ خیل صاحب آپ تقریر کریں کیونکہ آپ نے نام دیا ہے، نہیں کرینگے آپ easy نہیں بن سکتے ہیں جن کا نام ہے پہلے وہ بن سکتے ہیں عبدالمالک صاحب۔

حاجی عبدالمالک کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب اسپیکر صاحب! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بولنے کا

موقع دیا۔ کیا بلوچستان کے نمائندے یہ حق نہیں رکھتے کہ ان کو Blue Passports جاری کیا جائے؟ بلوچستانیوں کے ساتھ یہ سوتیلی ماں جیسا سلوک 65 سالوں سے ہو رہا ہے میں صوبائی حکومت سے بھرپور اپیل کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو پابند کرے کہ ہمارے نمائندوں کو Blue Passports جاری کرے آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لونگا خدا حافظ۔ والسلام۔

جناب اسپیکر: وہ نہیں بس کام کی بات ہے نا یہ آپکے مفاد کی بات ہے اسکو درگزر کیا کریں پورے House کے مفاد کی بات ہے، محرکین میں سے کوئی اور بات کرنا چاہے گا، زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! بہت شکریہ۔ جو قرارداد پیش کی گئی ہے یقیناً اہمیت کی حامل اس لئے ہے کہ عوامی نمائندے عوام کے ووٹوں سے یہاں پہنچ پاتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے انہیں وہ عزت اور وقار نہیں دیا جاتا جس کا وہ حقدار ہیں۔ ابھی آپ نے خود فرمایا کہ ایک اسٹینوگرافر، میں کہونگا کہ ہماری صوبائی اسمبلی کے ایک کلرک کی تنخواہ ایک منتخب نمائندے کی تنخواہ سے زیادہ ہے ایک جونیئر اسکول ٹیچر کی تنخواہ بھی صوبائی اسمبلی کے ایک ممبر کی تنخواہ سے زیادہ ہے تو اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ممبران کی کس حد تک عزت و تکریم کی جاتی ہے۔ جناب والا! جس طرح آغا صاحب نے کہا green passport کی حیثیت نہ ہونے کی صورت میں بعض دفعہ ہمارے بہت سارے لوگوں کے ساتھ مختلف ایئرپورٹس پر بہت بے عزتی اور بدسلوکی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اگر وفاقی حکومت اور وزارت داخلہ ہماری اِس قرارداد پر فوری طور پر عمل کریں تو یقیناً بہتر ہوگا اس سے ہمارے صوبے کے عوام اور ان منتخب ممبران کی عزت بڑھ جائیگی۔ اور جس طرح آپ نے کہا کہ اس میں یہ ترمیم بھی کی جائے کہ جو ممبران اسمبلی کے close relatives ہیں، فیمیل ممبرز ہیں۔۔۔۔

جناب اسپیکر: گھروالی کی اجازت ہو اگر خاتون ہے تو انکے میاں کو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جی ہاں اسکو بھی اس ترمیم میں شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: spouse کا لفظ آتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! پرسوں میں پاسپورٹ آفس گیا تھا ایک ایم پی اے ہونے کے باوجود میں نے دو تین گھنٹے وہاں گزارے تو عام لوگوں کا کیا حال ہوگا کس طرح انکے ساتھ رویہ رکھا جاتا ہے وہاں لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ اور اسکے ساتھ نادرا آفس میں بھی، تو میں سمجھتا ہوں کہ پاسپورٹ آفس والے اپنا رویہ دُرست کریں رشوت کا جو بازار انہوں نے گرم کیا ہوا ہے لوگوں سے پیسے بٹورنے کا جو طریقہ اپنایا ہے اِس سے باز آجائیں اور یہ ایوان اس قرارداد کو متفقہ طور

پر منظور کرے، Thank you very much

جناب اسپیکر: اس میں ایک چیز آپ سے miss ہوگئی ہے احمد علی صاحب سے تو اپنی گھر والی بھول گئی تھی۔ اسمیں پانچ سال کا نہ کہیں ایک ایم پی اے یعنی ایک پارلیمنٹیرین جب آتا ہے وہ ہاؤس کا ممبر بنتا ہے تو اسکا اور اسکی گھر والی کا تاحیات blue passport بننا چاہیے آپ اسکو تھوڑی amend کرکے پھر اُس شکل میں لے آئیں، جی یاسمین بی بی! آپ اس سلسلے میں کوئی amendment بتانا چاہتی ہے؟

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: میں اسی سلسلے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں جیسے کہ ہمارے معزز اراکین نے already اس پر روشنی ڈالی ہے جو بھی ممبران ہیں، ظاہر ہے وہ نمائندے ہیں اور اُنکا استحقاق بنتا ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ اس میں یہ amendment بھی لائی جائے صرف blue passport نہیں بلکہ اس میں میڈیکل کی facility بھی ہو ممبران کو صرف اُس وقت تک نہیں جب تک وہ Member of Parliament ہیں for ever اُن کو ملیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر: husband and wife دونوں کو۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: جی جی، اگر اس قرارداد میں amend کرلیں۔

جناب اسپیکر: please اگر اسکو دوبارہ amend کرکے ہفتے کو لے آئیں تاحیات پاسپورٹ اور spouse کا کہ خاتون ہے تو اُسکا میاں اور اگر مرد ہے تو اُسکی گھر والی یہ دونوں کا کرالیں اور میڈیکل کی بھی۔ جس نے شادی نہیں کی وہ اُمید سے نہیں رہے بس نام نہ لے کسی کا میں ایک جملے میں جو کہنا تھا کہہ دیا۔

محترمہ یاسمین بی بی لہڑی: جی اور جنہوں نے تین چار شادیاں کی ہیں وہ؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: میری اسمیں گزارش ہے سر! میں آپکو ایک واقعہ سناتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اِس کو پاس کرلیں۔ اس تحریک کو ہفتے کیلئے مؤخر کرتے ہیں اسکو amend کرکے لے آئیں please۔ بی بی! میں نے تو یہی کہا کہ تاحیات، اللہ آپکو لمبی زندگی دے، میں نے اس لئے تو کہا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اگر کسی نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں اسکا کیا بنے گا؟

جناب اسپیکر: بالکل اسکا بھی حق بنتا ہے، اسلام بھی کہتا ہے برابری کی بنیاد پر، تین گھر والیاں ہیں تو تینوں کا blue passport بننا چاہیے اور میں سلام کرونگا اس شخص کو جو سب کا اکھٹے بنالیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: تین والا تو میں کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر: ہاں سردار کھیتران نمبر 1 ہمارا case study ہونگے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: تین والا تو میں کھڑا ہوں میں نے کہا باقی بھی میدان میں آجائیں کوئی ہے۔ تو سر! اس میں میری suggestion یہ کہ پچھلے دنوں میں سعودی عرب جارہا تھا تو کراچی ایئرپورٹ پر اسلام آباد کی ایک خاتون آئی اُس نے لال پاسپورٹ پکڑا ہوا تھا۔

Mr . Speaker: Diplomatic.

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: diplomatic تھا، پچھلے دور میں انہوں نے ریوڑیوں کے بھاؤ دیئے۔ تو کراچی ایئرپورٹ پر میرے ساتھ میری wife اور بچے بھی تھے تو وہ آئی، ہلتی جُلتی ہم سب کو cross کیا اور immigration والا اُسکو attend کرنے لگا۔

جناب اسپیکر: اِس قسم کے لوگ diplomatic پاسپورٹ لے سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: میں نے اُس سے کہا کہ میں باری پر ہوں تو اُس نے کہا جی یہ لال پاسپورٹ ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہماری عزت یہ ہے۔ میری اس میں suggestion یہ ہے کہ جو بھی پارلیمنٹیرین ہیں اُن کیلئے علیحدہ colour کا پاسپورٹ ہو بجائے blue، blue تو بہت سارے سیکرٹریز کو بھی جاری ہوتے ہیں دوسروں کو بھی جاری ہوتے ہیں کسی اور colour کا پاسپورٹ، مطلب جیسے Life Membership ہوتی ہے اُس type کا ہوتا کہ آپ کسی ملک میں بھی جائیں تو وہاں آپ recognized ہوں کہ آپ پارلیمنٹ میں ہیں یا رہے ہیں with spouse۔ میری suggestion اگر اس میں آپ add کرنا چاہیں تو میں نے طارق صاحب سے discuss کی ہے، ہماری suggestion یہ ہے کہ ایک علیحدہ colour کا ہو۔

جناب اسپیکر: جی کوئی اور رنگ آپ اپنی طرف سے suggestion دے دیں ہم اُنکو مطلع کرینگے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: میں پورے ایوان سے گزارش کررہا ہوں کہ بجائے blue کے کوئی اور colour کا ہو، سات سو something ہمارے پارلیمنٹیرینز ہیں اُنکو اگر یہ جاری ہو۔

جناب اسپیکر: 1174 ہیں پورے پاکستان میں، سینٹرز، ایم این ایز اور ایم پی ایز۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: علیحدہ recognition ہوجائیگی، blue پاسپورٹ میں تو سیکرٹری صاحبان بھی ہیں۔

جناب اسپیکر: خیر ہے، لیکن اُس پر official تو لکھا ہوتا ہے ناں شُکر کرو کچھ تو ملے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران: اگر چوہدری صاحب کا mood ہوا تو۔

جناب اسپیکر: ہاں! چوہدری کے mood پر ہے جب غصے کا ٹائم ہے زیارتوال صاحب کو بھیجیں گے جب ہنسی خوشی کا ٹائم ہے تو پھر کسی اور کو بھیجیں گے۔

نوابزادہ طارق مگسی: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی نوابزادہ طارق صاحب۔

نوابزادہ طارق مگسی: جناب اسپیکر! اِس میں یہ ہے کہ جو ریٹائرڈ سینیٹرز ہیں اُنکو official passport کی facility حاصل ہے اور Once they retired, they get all the benefits. They may use all the Rest Houses and Airport Lounges and All Circuit Houses in Pakistan. اور اُنکو medical facilities بھی حاصل ہیں یہی طریقہ باقی پارلیمنٹیر ینز کیلئے بھی ہو۔

جناب اسپیکر: میں انکو یہی suggest کر رہا ہوں کہ انکو اپنے spouses کا بھی لانا پڑیگا، میڈیکل کا بھی لانا پڑیگا اور یہ پانچ سال والا کاٹ دیں تاحیات آپکا right بن جائے۔ جیسے میڈم حُسن بانو کہہ رہی تھیں پانچ سال۔ میں نے کہا نہیں میڈم اللہ زندگی دے انشاءاللہ تاحیات ضرور بنائیں تو یہ آپ کرلیں پھر۔ جی زیارتوال صاحب! اِسکو میرے خیال reword کرکے re-phrase کرکے saturday کو لے آئیں۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن و اطلاعات): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ یہ تو ایک معنی میں آپ نے رولنگ بھی دی ہے اور دوست ایسے ہی اُٹھ کے میرے خیال میں دھیان کہیں اور ہوتا ہے اور ایک ایک question، دو دو، تین تین مرتبہ پوچھا جاتا ہے۔ سر! آپکے توسط سے میری ایوان سے گزارش یہ ہے جب اجلاس ختم ہوجائے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے چیمبر میں اکھٹے ہوجاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسیکیوشن واطلاعات: وزیر اعلیٰ صاحب آرہے ہیں اور جو دھرنا ہے کل کے واقعے کے خلاف جس میں ہمارے شہری شہید ہوئے ہیں، تو وہاں بھی جانا ہے اور سی ایم ایچ بھی۔ تو دوستوں سے request ہے کہ وہاں بیٹھیں گے وہاں سے پھر تشکیل کرینگے ایک ایک، دو دو آدمی ہر پارٹی سے ہوں اُن زخمیوں کی عیادت کے لئے جائینگے اسکے بعد دھرنا دینے والوں کے پاس جائینگے۔

جناب اسپیکر: ہاں face تو کرنا ہے جو بھی حالات ہیں، جی بالکل، پورے House کی تمام parties کی نمائندگی ہوجائے تو بہتر ہوگا تو انشاءاللہ وزیر اعلیٰ صاحب تھوڑی دیر میں آجائینگے، قرارداد نمبر 19 کو مؤخر

کرتے ہیں ہفتے کی صبح کیلئے۔ محرکین اُسکو ذرا amend کر کے لے آئیں اسمیں یہ چیزیں add کر دیں۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 25/جنوری 2014ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 4 بجکر 15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆